بسم الله الرحمن الرحيم

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

Speaker

Sardar Ayaz Sadiq

Deputy Speaker

Mr. Murtaza Javed Abbasi

Panel of Chairpersons

1. Justice (Retd). Iftikhar Ahmad Cheema.
2. Chaudhry Mahmood Bashir Virk.
3. Mr. Qaiser Ahmad Sheikh.
4. Mr. Shafqat Mahmood.
5. Syed Ghulam Mustafa Shah.
6. Sheikh Salahuddin.

Secretary

Mr. Jawad Rafique Malik

Special Secretary

Mr. Qamar Sohail Lodhi

Joint Secretary (Legislation)

Mr. Muhammad Mushtaq

Deputy Secretary (Legislation)

Mr. Muhammad Saleem Khan

Chief Reporters

Mr. Muhammad Furquan (English)
Mr. Izhar-ul-Hassan (Urdu)

Chief Editor of Debates

Mr. Abdul Hadi Channa

بسم الله الرحمن الرحيم

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Tuesday, the 29th August, 2017

———————

Table of Contents

1. Recitation from the Holy Qur'an.
2. Recitation of Naat
3. Fateha prayers
4. Panel of Chairpersons
5. Motion for suspension of Rules... (Adopted)
6. Tributary speeches in honour of MNA Mr. Gulzar Khan (late) and Mr. Khalid Kharal ex-Federal Minister (late) ... (Continued).
7. Resolution to express grief on the sad demise of Mr. Gulzar Khan, MNA (late)... (Adopted)
8. Tributary speeches in honour of MNA Mr. Gulzar Khan (late) and Mr. Khalid Kharal, ex-Federal Minister (late)

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

———————

Tuesday, the 29th August, 2017

———————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House), Islamabad, at 3.40 of the clock in the evening. Mr. Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

———————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

[ترجمہ: رحمٰن کے اصلی بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لے،اس کا عذاب تو چمٹ کر رہ جانے والا ہے۔وہ تو بڑا ہی برا مستقر اور مقام ہے۔جو خرچ کرتے ہیں،تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل،بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان یا اعتدال پر قائم رہتا ہے۔] وما علینا الا البلاغ المبین۔

RECITATION OF NAAT

فیض ان کے عام ہو گئے
دو جہاں غلام ہو گئے
مصطفیٰ کی شان دیکھ کر
بادشاہ غلام ہو گئے

مقتدی ہیں سارے انبیاء
مصطفیٰ امام ہو گئے
دو جہاں غلام ہو گئے

FATEHA PRAYERS

جناب سپیکر: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ممبر نیشنل اسمبلی گلزار خان صاحب انتقال کر گئے ہیں۔ میں ان کے لئے دعا بھی کرانا چاہوں گا اور former Federal Minister اور ایم این اے خالد کھرل صا حب کا بھی انتقال ہو گیا ہے ستائیس اگست کو۔ صاحبزادہ طارق اللہ صاحب دعا کرایئے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: شگفتہ جمانی صاحبہ کا مائیک کھولیں۔

محترمہ شگفتہ جمانی : سر ہماری sitting Senator ہیں سحر کامران،ان کی والدہ کی بھی کل death ہو گئی ہے،ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

جناب سپیکر: انہوں نے سب کے لئے دعا کرائی ہے۔

PANEL OF CHAIRPERSONS

Mr. Speaker: Panel of Chairpersons. In pursuance of sub-rule (i) of rule 13 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 2007, the following members in order of precedence are nominated to form a Panel of Chairpersons for this Session of the National Assembly of Pakistan.

1) Justice (Retd). Iftikhar Ahmad Cheema.
2) Chaudhry Mahmood Bashir Virk.
3) Mr. Qaiser Ahmad Sheikh.
4) Mr. Shafqat Mahmood.
5) Syed Ghulam Mustafa Shah.
6) Shekh Salahuddin.

In the absence of Speaker and Deputy Speaker National Assembly, the member having precedence amongst those present at the sitting shall take the Chair.

جناب سپیکر: ایک پہلے شیخ آفتاب صاحب Motion move کریں گے suspension of, جو کل کا بزنس ہے اس کے حوالے سے،جی شیخ آفتاب صاحب،questions وغیرہ کے بارے میں بھی تاکہ questions رہ نہ جائیں۔شیخ آفتاب صاحب۔

MOTION FOR SUSPENSION OF RULES

Federal Minister for Parliamentary Affairs(Shaikh Aftab Ahmed): Mr. Speaker! With your permission I wish to move under rule 288 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 2007 that the requirements of rule 250 of the said rules be suspended with regard to notices of questions and resolutions and motions under rule 259 received for 45th Session so that these may not lapse on the progression of current Session. Thank you, Sir.

Mr. Speaker: Now, I put the motion to the House. The question is that the motion as moved be adopted. (Consequently the motion was adopted.)

جناب سپیکر: شازیہ مری صاحبہ۔

TRIBUTARY SPEECHES IN HONOUR OF MNA MR. GULZAR KHAN (LATE) AND MR. KHALID KHARAL EX-FEDERAL MINISTER (LATE)

محترمہ شازیہ مری : سپیکر صاحب! We all mourn the demise of our honourable colleague Mr. Gulzar Khan Sahib اور یقیناً ایک روایت ہے کہ یہاں sitting adjourn ہو جاتی ہے جب کو ئی sitting member کی وفات ہوتی ہے۔سر مجھے یہ بھی یاد ہے کہ ایک زمانے میں Resolution, condolence Resolution کیا کرتے تھے House pass to commemorate and to commend the جتنا بھی ان کا عرصہ تھا۔تو ایک یادگار ان کی فیملیز کو بھیجی presence of that member, جایا کرتی تھی اسمبلی کی جانب سے،اب وہ پریکٹس رہی نہیں ہے۔تو صرف ایک sitting کو adjourn کرنے سے کچھ یاد ان کے پاس نہیں رہتی ہے I think اکہ We all should sort of think together کہ We can revisit this whole idea of adjournment and draft Resolutions اللہ سب کو زندگی دے اور ہمیں اب کوئی ساتھی چھوڑ کے نہ جائے۔لیکن اگر ایسا موقع آ جاتا ہے تو اس ممبر کی کم از کم ان چار برسوں کی یاد ایک Resolution کے ذریعے ا ن کی فیملی کو بھجوا دی جائے جو کہ ہمیشہ ان کے پاس رہے۔ So, this is my personal experience جس کو میں share کر ر ہی ہوں۔ My grandfather was member of the Legislative Assembly and a Resolution was passed which my father at the age of 10 was honoured to receive. تو اس طرح فیملیز کے پاس کچھ ہوتا ہے جو وہ پھر اپنی آنے والی generations کے ساتھ share کرتے ہیں.As of today we don’t have that practice

جناب سپیکر: بالکل اچھی بات ہے،اچھی تجویز ہے۔آپ لوگ مشورہ کر لیجئے۔لیکن ہم کل بھی وہ Resolution پاس کرسکتے ہیں اور جو adjournment کی بات ہے، یہ صحیح بات ہے کہ expense بہت زیادہ ہوتا ہے۔ہم کچھ دیر کی بریک دے کے as a token of respect اور پھر ہم کر لیا کریں،یہ ہم business advisory میں discuss کر کے تو پھر اس کو فائنل کر لیں گے۔جی محمود بشیر ورک صاحب۔

چوہدری محمود بشیر ورک : شکریہ جناب سپیکر۔ آج گلزار احمد صاحب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔میرا ذاتی طور پر ان سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن بطور parliamentarian میں نے جس وقار سے اس ایوان میں ان کی موجودگی اور خطاب کرتے دیکھا ہے۔ میں اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتاہوں۔وہ ایک سیاسی جماعت کے ٹکٹ پرکامیاب ہوئے،ا یوان میں آکر وہ پورے پاکستانی اور ایک parliamentarian تھے۔اپنی گفتار سے،اپنے طرز عمل سے اور جس وقار سے انہوں نے وقت گزارا وہ ہم سب کے لیے ایک مثال ہے۔جناب والا! انہوں نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کی جو ایک دوسرے کے خلاف یا ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے سے تعلق رکھتی ہو،ہمیشہ پاکستان کی بات کی،اپنے علاقے کی بات اور ایک parliamentarian کے طور سے ' میں کہہ سکتاہوں کہ گلزار احمد ایک ایسے parliamentarian تھے جنہوں نے اپنی شخصیت سے اوراپنے طرز عمل سے پارلیمنٹ کے وقار کو،جمہوریت کے وقار کو اور آئین کی سر بلندی کے لیے کام کیا اور آج ہم ان کو miss کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔میں ان کے لواحقین اور عزیز و اقارب سے تعزیت کرتاہوں اور دعا کرتاہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر عطا فرمائے۔ مرحِو م کو آخر ت میں اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ہمیں ان کی بہت کمی ہے۔کوئی پتہ نہیں ہے کہ ہم میں سے کون کل یہاں ہو گا، کل یہاں نہیں ہوگا۔ میں محترمہ کی اس بات کی پر زور تائید کرتاہوں کہ ایک Resolution دی جائے تاکہ ان کی فیملیز کے ممبران کو بھی اس بات کا احساس ہو کہ ان کے غم میں کوئی شریک ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ریاض پیر زادہ صاحب۔

وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ(میاں ریاض حسین پیرزادہ): شکریہ جناب سپیکر۔ میں پرانا parliamentarian ہونے کی حیثیت سے سب سے پہلے تو خالد احمد کھرل جو ہمارے ساتھ ایم این اے رہے اور ان کے ساتھ کام کرنے کا بڑا موقع ملا اور ان کا بطور بیورکریٹ کےا ور پھر سیاستدان کے اس ہاؤس میں ان کی بے پناہ خدمات تھیں اور ان کا مجھے دکھ ہوا ہے۔ان کے خاندان سے میں تعزیت کرتاہو ں کہ وہ ہمارے colleague تھے اور بڑا اچھا ہمارا ن کے ساتھ وقت گزرا اور ہمارے دوست جن کی ابھی death ہوئی ہے گلزار احمد خان صاحب جو بہت تھوڑی دیر ہمارے یہاں رہے اور ان کا انتہائی با ادب parliamentarian کے طور پر یہاں رویہ تھا۔جب بھی سیشن شروع ہو تا تھا وہ آتے تھے اور جب سیشن ختم ہو جاتا تو وہ یہاں سے تشریف لے جاتے تھے۔ وہ پارلیمنٹری زندگی سے پہلے بھی ایک بیوروکریٹ تھے اور پھر پارلیمنٹ میں آئے تو انہوں نے بھی پارلیمنٹ کے تمام قواعد وضوابط کو ملحوظ رکھا اور یقیناً ان کی وفات کہ ہم ایک اچھے parliamentarian سے محروم ہوئے ہیں۔ان کے خاندان سے بھی میں تعزیت کرتاہوں۔

جناب سپیکر: مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب۔

مخدوم شاہ محمود حسین قریشی : شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! گلزار خان صاحب ہمارے ممبر قومی اسمبلی آج یہاں موجود نہیں ہیں اور آج ہم سب انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لیے یہاں جمع ہیں اور انہیں یاد کر رہے ہیں۔گلزار خان صاحب پاکستان تحریک انصاف کے ٹکٹ پر خیبر پختونخواہ سے elect ہوئے۔ آپ جتنے لوگ ان کے ساتھ رہے آپ جانتےہیں کہ وہ کم گو تھے لیکن بہت knowledgeable تھے، بہت سمجھدار تھے اور بہت soft spoken بھی تھے۔انہوں نے خیبر پختونخواہ کی خدمت کی بحیثیت ایک Civil Servant کے اور ریٹائرمنٹ کےبعد انہوں نے جب سیاست کا رخ کیا تو انہوں نے پاکستان تحریک انصاف کا چناؤ کیا اور پاکستان تحریک انصاف کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے۔ افغانستان کے معاملات پر جو اس وقت پورے خطے کے لیے ایک موضوع ہے ان کی بڑی expertise تھی اور گاہے بگاہے ہم ان سے رہنمائی حاصل کرتے تھے کہ ان کا knowledge بڑا وسیع تھا،وہاں قبائل کے بارے میں،وہاں کے حالات کے بارے میں ان کا بڑا وسیع تجربہ تھا۔ یقیناً آج ہم ایک اچھے اور منجھے ہوئے Parliamentarian سے محروم ہوئے ہیں۔

میں ان کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے ہمیشہ اصولی موٴقف اپنایا اور جب کہیں انہیں اختلاف رائے بھی کرنا ہوا تو انہوں نے کیا لیکن جب پارٹی کو ووٹ یا تفریق کی ضرورت پڑی تو جب آخری مرحلہ آیا جس میں جناب ووزیر اعظم خاقان عباسی صاحب کا اعتماد کا ووٹ تھا اس پہ انہوں نے اپنی پارٹی کے ڈسپلن اور روایت کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے اپنی پارٹی کی لائن کو toe کیا اور ووٹ کیا۔ میں انہیں اس پر خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گااور یقیناً ان کے خاندان کے ساتھ اظہار تعزیت بھی کروں گااور اظہار ہمدردی بھی کروں گاکہ ہم ایک اچھے Parliamentarian سے محروم ہوئے۔

جیسے ریاض پیر زادہ صاحب نے فرمایا کہ خالد خان کھرل صاحب بھی ہمارے اس ایوان کے ممبر رہے ہیں، colleague رہے ہیں، کیبنٹ کے ساتھی رہے ہیں۔ا نہوں نے بھی Civil Service کی اور DMG Officer تھے، مختلف پوزیشنز میں پنجاب اور سندھ میں ا وروفاق میں اپنا role play کیا اور پھر سیاست میں انہوں نے کردار ادا کیا۔کمالیہ سے ممبر قومی اسمبلی منتخب ہوئے اور اس کے بعد Minister for Information بھی رہے پاکستان پیپلز پارٹی کی محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی کابینہ میں ' یقیناً ان کا بھی آج ہمیں افسوس ہے کہ وہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں اور بہت ہی اچانک ان کا وصا ل ہو ا۔میں نے کل ان کے صاحبزادے جناب حیدر علی کھرل صاحب سے تعزیت کی اور اپنی جانب سے اور پاکستان تحریک انصاف کی جانب سے ان کے اہل خانہ کے ساتھ میں نے تعزیت کی۔ میں ان دونوں نامور parliamentarians کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتاہوں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ طارق اللہ صاحب۔

صاحبزادہ طارق اللہ: بِسمِ اللہِ الرّحمٰن الرّحِیمِ۔ کل نفس ذائقۃ الموت ' آج گلزار صاحب ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔وہ اس دار فانی سے رحلت کر چکے ہیں لیکن ان کی جدائی پر ہمیں بہت افسوس ہوا ہے۔ ہم ان کے خاندا ن کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔مجھے آج یہ یاد آگیا کہ 1970 کے الیکشن میں جو اسمبلی بنی تھی اس ساری پارلیمنٹ میں 70 کی اسمبلی سے صرف ایک بندہ اس ہاؤس میں موجود ہے اور وہ صاحبزادہ نذیر سلطان صاحب ہے۔اس سے آپ اندازہ کریں کہ ہم سب کوجانا

ہے۔ہم نے ساری عمر کی گارنٹی نہیں لی ہے لیکن آج گلزار صاحب ہمارے پاس موجود نہیں ہیں۔وہ ہمارے خیبر پختونخواہ کے ایک بہت سینئر سرکاری عہدے پر ملازم رہ چکے تھے۔ ہمارے ضلع دیر میں اے سی کے منصب پر رہے،ڈپٹی کمشنر پر منصب کے رہے اور پھر کمیشنر کے عہدے پر رہے،چیف سیکرٹری کے عہد ے پر رہے اور ایک حساس منصب جو اس وقت 1984,85 میں Afghan refugees کا بہت بڑا ایشو تھا اور ہمارے پاکستان پر تقریباً تیس چالیس پچاس لاکھ تک افغان مہاجرین آئے تھے اس وقت وہ Afghan refugees کے کمشنر تھے اور مجھے بھی اعزاز حاصل ہے کہ ان کے ساتھ تقریباً تیرہ سال تک as a District Administrator رہا تھا اور ان سے ہم نے کافی کچھ سیکھا تھا۔وہ انتہائی knowledgeable آدمی تھا اور افغان ایشو پر ان کو کافی عبور حاصل تھا۔لہذا ہماری سب کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے،اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے،اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

جناب سپیکر: اعجاز جکھرانی صاحب۔

میر اعجاز حسین جکھرانی : شکریہ۔جناب سپیکر ! آج بہت دکھ ہو رہا ہے کہ ایسے پارلیمنٹرین جو بہت لائق تھے،جو بہت کم گو تھے،بہت knowledgeable تھے اور ہمارا ان سے اتنا زیادہ واسطہ نہیں تھا لیکن ان چار سالوں میں جب بھی اپوزیشن لابی میں جاتے تھےتو گلزار خان صاحب سے ملاقات ہوتی تھی۔وہ اجلاس میں بھی ٹائم پہ آتے تھے اور لابی میں بھی اکثر ملتے تھے۔ان سے مجھے دو چار دفعہ بات کرنے کا موقع ملا اور یہ حقیقت ہے کہ وہ بہت کم گو اور knowledgeable انسان تھے، thorough gentleman تھے اور وہ سچی بات کرتے تھے۔

سر جو ہمارا آخری اجلاس تھا تو غلام مصطفیٰ شاہ صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے تو گلزار خان صاحب لفٹ کے پاس کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔میں نے جا کر پوچھا کہ خان صاحب خیر تو ہے آپ کرسی پر کیوں بیٹھے ہیں،انہوں نے کہا کہ خیر تو نہیں ہے اس لیے بیٹھا ہوں۔ہم نے کہا کہ ہم آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے چلیں اور آپ چیک اپ کرائیں۔انہوں نے کہا کہ نہیں جکھرانی صاحب میں manage کر لوں گا،Thank you very much۔شاید اس وقت ان کی طبیعت صحیح نہیں تھی

لیکن اس وقت بھی وہ اپنا کام خود کرنا چاہتے تھے۔آج وہ ہم میں نہیں تو میں یہ کہوں گا کہ اللہ ان کے لواحقین کو صبر دے اور ہمت دے کہ یہ ان کے لیے بہت بڑا loss ہوا ہے اور اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔اس کے ساتھ ساتھ میں خالد کھرل کی بھی بات کروں گا کہ ان کا تعلق ہماری پارٹی سے تھا اور وہ کافی عرصہ اسمبلی کے ممبر رہے،منسٹر بھی رہے اور آج وہ بھی نہیں ہیں تو ہم ان کے خاندان کے ساتھ ہیں کہ اللہ ان کو بھی صبر عطا فرمائے۔اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی کولیگ شازیہ مری صاحبہ کی اس بات کو endorse کرتا ہوں کہ Resolution ہونا چاہیے اور وہ ان کے لواحقین کو پہنچنا چاہیے،یہ بھی ایک اچھی suggestion آئی ہے میں اس کو بھی سپورٹ کرتا ہوں۔شکریہ۔

جناب سپیکر: شیخ صلاح الدین صاحب۔

شیخ صلاح الدین : اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ۔جناب سپیکر ! آج کا اجلاس جو کہ تعزیتی اجلاس ہے اور خالد احمد کھرل صاحب اور گلزار احمد صاحب بہت سینیئر سیاستدان تھے۔یہاں پر دعا بھی ہوئی ہے اور ایوان نے ان کی مغفرت کے لیے دعائیں بھی کی ہیں۔میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کی طرف سے ان کے گھر والوں سے تعزیت کرتا ہوں۔گلزار احمد صاحب میرے پڑوسی تھے اور یہیں بیٹھتے تھے اور اکثر جاتے آتے ہماری ان سے ملاقات بھی ہوتی تھی۔میں جب اس سیٹ پر آیا اور ان سے میری ملاقات ہوئی تو ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا کیونکہ بہت سینیئر سیاستدان تھے اور بہت ہی کم گو تھے۔لیکن ہم ان سے مختلف ایشوز کے اوپر debate کرتے تھے۔مجھے بعد میں پتا چلا کہ ان کی پوری لائف بیوروکریسی میں اور صاحبزادہ صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ مختلف عہدوں پر فائز رہے تو ان کا بڑا وسیع تجربہ تھا۔وہ جتنے دن یہاں پر پر رہے تو ان سے ہم نے یقیناً بہت کچھ سیکھا ہے اور ان کو ہر چیز کے اوپر بڑی command تھی چاہے فارن پالیسیز ہوں،چاہے وہ انٹرنل پالیسیز ہوں اور ان کو بڑی ہی command حاصل تھی۔ یہاں پر جو بھی تقریر ہوتی تھی تو وہ اکثر دو تین الفاظ ضرور بولتے تھے کہ یہ چیز ہونی چاہیے اور ان کا جو بھی نظریہ ہوتا تھا وہ پیش کرتے تھے اور ان کا جو point of view ہوتا تھا وہ پیش کرتے

تھے۔ہم ایک دفعہ پھر ان کے لیے دعاگو ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت میں اعلیٰ درجات فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر و جمیل عطا کرے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر جی جی جمال صاحب۔

سید غازی گلاب جمال : شکریہ۔جناب سپیکر ! خالد کھرل صاحب اور گلزار خان صاحب کا بہت افسوس ہوا اور میں ذاتی طور پر گلزار خان کو اسمبلی کی ممبرشپ سے پہلے جانتا تھا so اس لیے میں ان کے بارے میں کچھ کہوں گا۔ A very very senior bureaucrat, retired اور خاص کر bureaucrat of KP, grayhead gentleman, very decent man کے KP circle میں اور he was very well known to be a very good friend وہ چیز یہاں پر بھی as a member چار سال میں خاصے ممبراں نے اس چیز کو محسوس بھی کیا ہو گا۔Keeping his political life aside میں ان کے باقی career پر بات کروں گا کہ جس طرح میں نے پہلے کہا کہ بہت senior bureaucrat تھے لیکن he was very well known for his mainly one aspect which was as being Commissioner, Afghan Refugees اس زمانے میں when the refugee problem was at its peak, Afghan refugee problem اورI must say انہوں نے بڑے اچھے طریقے سےاس چیز کو ہینڈل کیا تھا for which not only that اور باقی پوسٹوں پر بھی وہ رہے as Commissioner وغیرہ،لیکن he will be always remembered for that particularly in KP.

وہ بہت زیادہ well read person تھے انہوں نے چند speeches اسمبلی میں کیں جس کو سارے ممبروں نے بہت زیادہ appreciate کیا تھا across the whole House اور میں ساتھ یہ بھی کہتا چلوں گا کہ because of his experience انہوں نے ہمارے ساتھ throughout FATA reforms میں بہت ہیلپ کی ہے اور وہ ہمارے ساتھ بیٹھے رہے اور with his experience ان سےبہت کچھ اسreforms کے بارے میں سیکھا۔becauseان

not only being as a Commissioner but as a political experience تھا کا agent as well وہ خاصی جگہوں پر رہے تھے۔

آنریبل ممبر شازیہ مری کا جو آئیڈیا ہے to revisit this sort of tragic incident اس کی میں بہت زیادہ تائید کروں گا And I hope اس پر جلد ازجلد کسی قسم کا نتیجہ نکلے اور ہم کسی conclusion پر آئیں اور اس کا کچھ رزلٹ نکالیں۔آخر میں میں دونوں فیملیز کے لیے دعا گو ہوں اورخاص کر دونوں صاحبان کے لیے کہ اللہ انہیں بخشے،بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان : بِسمِ اللہِ الرّحمٰن الرّحِیمِ۔ (عربی) جناب سپیکر ! میں اپنی طرف سے اور پارٹی کی طرف سے جناب گلزار احمد صاحب کا اور خالد کھرل صاحب کے حق میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔یہ ظاہری بات ہے کہ گلزار احمد صاحب یہاں پر ہماری اسمبلی کا ممبر تھا اور انتہائی مخلص اور نڈر سیاستدان تھا۔ہم ایک ساتھی سے محروم ہوئے اور یہ نہیں کہ آپ صرف ان کی دوستی اور تعلق سے محروم ہو گئے یا ہم محروم ہو گئے،وہ باقاعدہ طور پر اس علاقے کا،اس قوم کا اور اپنے اہل و عیال کا وہ اس ایوان میں نمائندہ تھے اور اب وہ سارے اس نمائندگی سے محروم ہو گئے۔لہذا ہم ان کے حق میں دعا گو بھی ہیں،ان کے لیے دعا بھی کرتے ہیں اور ان کے حق میں تعزیت بھی کرتے ہیں اور ان کے پسماندگان کے لیے صبر و جمیل کی دعا بھی کرتے ہیں اورآئندہ کے لیے ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں اس طرح کے لوگ جو ایوان کے قابل ہوں اور اس طرح کے لوگ جو عوام کے مسائل سے اور ملک کے مسائل سے اور ہمارے کولیگ اور ہمسایوں کے مسائل سے باخبر ہوں،اللہ تعالیٰ اس طرح کے لوگ ہمارے ایوان میں لائیں اور اللہ ان کی برکت سے ہمارے ایوان کو آباد رکھے۔میں دونوں کے حق میں دعا کرتا ہوں۔(عربی)

جناب سپیکر:جی انجنیئر حامد الحق صاحب۔

انجنیئر حامد الحق خلیل:انا اللہ وانا الیہ راجعون۔بہت شکریہ جناب سپیکر! گلزار صاحب جو میرے ساتھ اس کرسی پر تقریباً ساڑھے چال سال بیٹھے رہے تو میں تو اس کو بھول نہیں سکتا۔لیکن مجھے اس کی وفات پر بھی فخر ہے کہ وہ بہت اعزاز کے ساتھ رہے۔جوانی سے لیکر فوتیدگی تک۔انتہائی باعزت مقام اس کو ملے اور آخری دم تک یعنی اس پچھلے سیشن میں بھی ہمارے ساتھ رہے اور bureaucracy میں سب سے ایماندار ہر پوسٹ پرر ہے۔ ان کے متعلق کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ان پر کوئی انگلی اٹھاسکے اور انہوں نے اپنے حلقے کے عوام کی جو خدمت کی ہے اور یقیناً جو تعلیمی معیار اور جتنی نوکریاں انہوں نے دی ہے اس حلقے کے عوام کے لیے تو ان کی قابلیت، ان کی ذہانت اور اس کی personality کو میں خیبرپختونخواہ اوراپنے حلقے کے عوام کو سلام پیش کرتاہوں۔اس لیے کہ گلزار جیسے bureaucrat جو ایمانداری کے ساتھ خیبرپختوانخواہ کی ترقی کے لیے،پاکستان کی ترقی کے لیے ان کی خدمات ناقابل فراموش اور میں ان کے اہل خانے کےساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہوں اور ہم خالد کھرل صاحب کے لیے بھی دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: شیخ آفتاب صاحب۔

وزیر برائے پارلیمانی امور(شیخ آفتاب احمد): بِسمِ اللہِ الرّحمٰن الرّحِیمِ۔ جناب سپیکر! آج ہم سب کے لیے بڑا ہی افسوسناک دن ہے۔اس لیے کہ ایک تو sitting MNA جناب گلزار صاحب آج اس دنیا میں نہیں رہے اور دوسرا سابق منسٹر خالد کھرل صاحب وہ بھی اس دنیا میں نہیں رہے۔ویسے تو جناب سپیکر! یہ دنیا کا دستور ہے کہ جو آیا اس نے تو ایک نہ ایک دن تو بہرحال جاناہے۔لیکن کچھ لوگ اپنی اتنی حسین یادیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کہ ان کے جانے کے بعد بھی عرصہ دراز تک ان کو بھلایا نہیں جاسکتا۔گلزار صاحب اس ہاؤس کے ممبر تھے۔ایک خاموش انسان اور بہت ہی extraordinary intelligent اتفاق کی بات یہ ہے کہ جس دن ہمارا آخری سیشن تھا تو وہ یہاں پر میرے ساتھ تقریباً ایک گھنٹہ بیٹھے رہے اور بہت سی باتیں میں ان سے پوچھتا رہااورخاص طور پر میں نے ایک سوال ان سے کیا کہ ساری زندگی آپ ایک بیروکریٹ رہے تو ایک ریٹائرمنٹ کی عمر کے بعد ایک نئی زندگی میں داخل ہونا،ایک نئے مراحل میں جانا تو یہ آپ کو تجربہ کیسالگا تو اس میں

انہوں نے ایک خوبصورت انداز میں کچھ جوابات دیے اور کہا کہ اگر خدمت خلق کا جذبہ دل میں ہو تو کسی بھی سٹیج پر یہ کام کیا جا سکتا ہے تو میں یہ سمجھتاہوں کہ ایک اچھے انسان،جس کی زندگی ماضی ایک بڑی خوش اسلوبی سے گزری۔انہوں نے بحیثیت ایک بیوروکریٹ کے بھی بہت اچھے کام انہوں نے سرانجام دیے اپنی ڈیوٹی سرانجام دی اور یہاں پر بھی انہوں نے جب بھی تقریر کی،جب بھی ہاؤس میں انہوں نے اپنا part play کیا تو وہ بہت خوبصورت انداز میں کیا۔

اس طریقے سے خالد کھرل صاحب کے متعلق بھی کیونکہ ذاتی طور پر تو ان سے واقفیت نہیں تھی۔لیکن ان کا نام اور ان کا جو ایک زندگی کا طرز عمل تھا وہ بتلاتاہے کہ انہوں نے بھی اپنی ایک کامیاب ترین زندگی گزاری ہے تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ سے اب دعا ہی کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس دنیا کو بھی ایک خوش نما دنیا بنادیں اور ان کے پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطافر مائے اوراللہ تعالیٰ ان کی قبر کو اور ان کے اگلے سفر کو آسان فرمادے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ،جی ساجد نواز صاحب۔

جناب ساجد نواز:شکریہ جناب سپیکر! (عربی) سب سے پہلے میں اپنے معزز گلزارخان صاحب کی وفات پر دلی رنج کا اظہار کرتاہوں۔اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور کرے اور اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر وجمیل عطافرمائے۔گلزار خان صاحب سے میری کافی عرصے سے جان پہچان تھی۔وہ میرے relative بھی ہیں تو وہ اور ان کا پوراخاندان وہ عمومی طور پر پاکستان اور خصوصی طور پر کے پی کے کی ترقی میں ان کا پورا ایک کردار ہے۔ابھی بھی ان کے خاندان کے کافی لوگ بیوروکریسی میں بھی ہیں،آرمی میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں تو ان کا پوراخاندان وہ قابل ستائش ہے اور خاص طوپر گلزارخان صاحب سٹوڈنٹ لائف میں بھی میں ان کے ساتھ کافی in touch رہے تھے اور میرےساتھ جتنے بھی کزن وغیرہ،CSP officers بھی ہیں وہ اور ہم بھی باقاعدہ ان سے hints لیتے تھے اپنی سٹوڈنٹ لائف میں اور یقین کریں ابھی بھی کے پی کے میں جتنے ہمارے CSP officers ہیں وہ ان کے شاگرد ہیں تو وہ ان کا صدقہ جاریہ ہے اور پاکستان جب تک رہے گا انشاء اللہ گلزارخان صاحب کی شخصیت ایک سورج کی طرح آب و تاب سے چمکتی رہے گی۔

اور میں ایک بدقسمتی سمجھتاہوں اس ایوان کی اور اپنے پاکستان کی بھی کہ اس طرح کی شخصیات سے ہم پوری طرح سے فیض یاب نہیں ہوسکے جو پارلیمنٹ میں اورجو انہوں نے بیوروکریسی میں زندگی گزاری۔یہاں آکر کبھی کبھی ان سے بات چیت ہوتی تھی تو وہ کچھ کہناچاہتے تھے لیکن ان کی شخصیت جو تھی وہ اس طرح نہیں ہوتی تھی کہ ہم جس طرح آپ سے اجازت لیناچاہتے ہیں اور بار بار ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ان میں یہ چیز نہیں تھی۔اگر آپ خودان سے کچھ مشورے لیتے تو وہ یقیناً آپ کو اتنے قیمتی مشورے دیتے، اب جس طرح ہماری یہ خارجہ پالیسی افغانستان کے لحاظ سے ان میں جتنی knowledge تھی وہ ایک علم کا سمندرتھا۔میں سمجھتاہوں کہ یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہم ان سے پوری طرح فیض یاب نہیں ہوسکے اور آئندہ کوشش اور دعا یہی ہے کہ اس طرح کی شخصیات اس ایوان میں آئیں تو ہم ان سے پوری طرح فیض یاب ہوسکیں اور اللہ تعالیٰ ایسے صدمات سے پوری قوم کو محفوظ رکھے اور ایسی شخصیات کو اللہ تعالیٰ لمبی زندگیاں دیں تاکہ پاکستان میں بہتری آسکے۔

میں ایک بار پھر گلزار خان صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتاہوں اور ہمارے جو خالد کھرل صاحب ہیں۔میری ان سے زیادہ تو واقفیت نہیں ہے۔لیکن اس پارلیمنٹ میں جتنے بھی لوگ آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت بخشی ہوتی ہےاور وہ یہاں پر آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس جہاں میں بھی ہمارے جتنے بھی یہاں کے پارلیمینٹرین جو اس جہان فانی سے وفات پاچکے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت عطافرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطافرمائے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: جی انجنیئر عثمان خان ترکئی صاحب۔

انجنیئر عثمان خان ترکئی: بِسمِ اللہِ الرّحمٰن الرّحِیمِ۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!شکریہ جناب سپیکر!یقیناً میرے لیے خصوصی طورپر آج اپنے دوست اپنے بچپن کے ساتھی،اپنے class-fellow میرے ساتھ ایک ہاسٹل میں رہنے والا،ایک دوست کی جدائی حقیقت ہے کہ میرے لیے بہت بھاری ہے۔میں کوشش کروں گا کہ اپنے دوست کے بارے میں کچھ الفاظ کچھ اس کی یادیں آپ کے ساتھ shareکرسکوں۔میں چھٹی جماعت میں Burn Hall School آیا تو گلزار احمد مرحوم صاحب ساتویں جماعت میں تھے۔ہم ایک ہی ہاسٹل میں تھے Islamia Collegiate School پشاور کا۔شیخ آفتاب

صاحب سے اس کا ایک تعلق جو بنتا تھا تو وہ بہت پرانا تھا۔کیونکہ شیخ آفتاب صاحب کے بڑے قریبی عزیز شیخ نورالٰہی صاحب ہمارے انگلش کے ٹیچر ہوا کرتے تھے اور گلزار احمد ایک intelligent student ہونے کے ناطے شیخ صاحب اور دوسرے ٹیچر جو ہمارے سکول کے تھے۔ان دنوں ہمارے سلطان حسین شاہ صاحب پرنسپل ہوا کرتے تھے Collegiate School کے تو وہ بڑے ہردل عزیز تھے۔حقیقت یہ ہے کہ گلزار کی یہاں پارلیمنٹ میں بھی جان پہچان کے بعد اس کی intelligence کی بات ہوتی تھی۔مگر جناب سپیکر! میں یہ کہہ دوں کہ پولیٹیکل سائنس میں ایم اے کرنے کے بعد انہوں نے دو سال Edwards College میں as a Professor پروفیسر نوکری کی۔سی ایس ایس کا امتحان دیااور سی ایس ایس امتحان میں اس نے اپنے صوبے میں top کیا اورپاکستان میں ان کی تیسری پوزیشن تھی۔مجھے یاد ہے میں ان دنوں انجینئرنگ کرکے تربیلا ڈیم میں کام کرتا تھا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ ابھی ہم سے choices لے رہے ہیں کہ ہم کس طرف جائیں۔تو اس نے کہا کہ بہت سارے دوستوں نے کہا کہ بھئی آپ کسٹم میں، فنانس میں یاایف بی آر میں جائیں مگر اس کا خاندان چونکہ چلا آرہا تھا،آرمی کے ساتھ ان کا تعلق تھا۔ان کے والد صاحب ایوب خان کے زمانے میں آرمی میں کرنل تھے۔آرمی سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ان کے بھائی بھی فوج میں میجر تھے۔

تو انہوں نے ڈی ایم جی کا انتخاب کرلیا اور انہوں نے اسسٹنٹ کمشنر سے لیکر کمشنر تک،پولیٹیکل ایجنٹ،چیئرمین ریونیو بورڈ،چیئرمین پبلک سروس کمیشن اور یہاں جو بہت سارے پرانے پارلیمنٹیرینز ہوں گے تو ان کو یہ بھی اندازہ ہوگا کہ late nineties اور2000ء میں وہ یہاں پر فیڈرل سیکرٹری بھی رہے۔شاید آپ سے ان کا تعلق رہا ہومگر انہوں نے اپنی پوری زندگی میں،اپنی سروس میں ریٹائرمنٹ سے پہلے جہاں جہاں نوکری کی تو انہوں نے وہاں پر اتنے دوست احباب بنائے۔وہ بلوچستان میں رہے۔فاٹا میں بھی مختلف ایجنسیوں میں رہا۔اس کے دوستوں کا دائرہ اتنا وسیع ہوگیا کہ بعض اوقات اور آج بھی جب ہم یہاں بیٹھتے تھے،تو انہوں نے کہا کہ پرانے تو رہ گئے اب تو میرے لئے نئے کے پاس بھی غمی،شادی میں پہنچنا مشکل ہوگیا ہے۔تو حقیقت ہے کہ ہم ایک بہت اچھے دوست،ایک بہت اچھے colleague،ایک بہت اچھے پارلیمنٹیرین جو آج ہمارے ساتھ نہیں ہیں،وہ ہم سے جدا ہوگئے ہیں۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالٰی گلزار جیسے بندے کو،اتنا محب وطن

پاکستانی،اتناہردل عزیز،ہرایک کے ساتھ اتنی ملنساری سے،خوش اصلوبی سے اس کا تعلق تھا،اللہ کرے کہ ان کی جو کمی ہمیں یہاں پیش آئی ہے اس کے بدلے بھی ہمیں ایک اچھا پارلیمنٹیرین مل جائے۔میں یہ بات بھی ضرور کہنا چاہوں گا کہ جس حلقے سے انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد انتخاب لڑا،تو یہ حلقہ ہمیشہ نیشنل عوامی پارٹی کا ہوا کرتا تھا۔اس سے پہلے ارباب زاہد،جو ہمارے ساتھ دو ڈھائی سال پہلے پارلیمنٹیرین تھے ان کا بھی انتقال ہوگیا ہے اس دور میں ہم classmate تھے،تو یہ کہ یہ وہ حلقہ تھا کہ انہوں نے دوستی میں گلزار سے کہا کہ آپ نے اس حلقہ سے الیکشن لڑنا ہے۔تو میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس دوست کو جنت فردوست میں اعلیٰ مقام دے۔اس کے لواحقین کو صبر جمیل دے اوراللہ تعالیٰ اس کی اس زندگی میں اس پر نور اوراس کی رحمتیں اوربرکتیں ان کے ساتھ ہوں۔بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی کل صبح ہم ساڑھے دس بجے sharpشروع کریں گے اور Foreign Ministerصاحب بھی تشریف لائیں گے۔پھر انہوں نے11بجے نیشنل سکیورٹی کی ایک میٹنگ میں جانا ہے کہ latest position پر جو internationally ہورہا ہے اس پر briefingلے لیں اورپھر وہ ہمیں یہاںjoin کر لیں گے۔اور ہم کوشش کریں گے کیونکہ آگے عید کی چھٹیاں ہیں چونکہ آگے عید کی چھٹیاں ہیں،سیکرٹریٹ سٹاف نے بھی جانا ہے،آپ سب اپنے اپنے حلقوں میں اور گاؤں میں جانا چاہتے ہیں تو کوشش کریں گے کہ کل ہی پارلیمنٹری لیڈرز سے کریں گے ا ورایک اپوزیشن،ایک گورنمنٹ سے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر:جی؟ مجھے تو کہیں گے میں رک جائوں گا۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جیسے آپ کہیں گے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر:جی؟ جو ہاؤس کا senseہے۔شاہ صاحب کل پر ہی ہورہاہے،آپ کے پیچھے بھی بیٹھے ہوئے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: تو ہم کوشش یہ کریں گے کہ اس کو کل ہی conclude کریں،ہاؤس کی بھی یہی senseہے۔کیوں جی،کل کرنا ہے،پرسوں کرنا ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر:ٹھیک ہے تو پھر ساڑھے دس بجے تشریف لائیے گا تاکہ timelyشروع کردیں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر:ساڑھے دس کرلیتے ہیں۔جی ناصر خٹک صاحب۔

جناب ناصر خان خٹک:شکریہ جناب سپیکر۔سب سے گلزار صاحب کیلئے دعائے مغفرت،ہم سب نے ان کی اہل و عیال کے ساتھ ہمدردی کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو بخشے اوران کے اہل وعیال کو صبر عطاء فرمائے۔جناب سپیکر وہ ہمارے ساتھ اس اسمبلی میں چار سال رہے۔ He was knowledgeable. He was a library وہ صرف بیورو کریٹ نہیں تھے۔انہوں نے اس پاکستان کی جو خدمت کی ہے وہ as a bureaucratنہیں کی۔انہوں نے ہرطریقے سے اس پاکستا ن کی خدمت کی اوران کے پاس جو علم تھا وہ ایک خزانہ تھا۔لیکن جناب سپیکر اس علم کے علاوہ میں ایک بات ضرور عرض کرناچاہتا ہوں جو اس پوری اسمبلی کیلئے ہے۔جناب سپیکر He was a democrat۔اس وقت تک جیسے شاہ محمود صاحب نے فرمایا کہ He was a man of principle انہوں نے ان principles کیلئے،اس پارلیمنٹ کیلئے،اس سسٹم کیلئے یہاں پر بیٹھ کر ڈیموکریسی کا ساتھ دیا۔

جناب سپیکر ان کی جمہوریت کیلئے بھی کچھ خدمات ہیں اوران کو کوئی نہیں بھلا سکتا۔انہوں نےجمہوریت کی خاطر یہاں پر کسی بھی ایسی غیر آئینی چیز کو مسترد کیا جو جمہوریت کیلئے کبھی خطرہ بنی تھی۔جناب سپیکر انہوں نےinstitutions کی بھی بات کی تھی۔جب ان کی یہاں پر تقریر ہوتی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ institutions کی respectہونی چاہیے۔انہوں نے اس اسمبلی کو respect دینے کی باتیں کی تھیں۔انہوں نے جب جمہوریت پر حملہ ہوا تھا،جب institutions پر حملہ ہوا تھا تو انہوں نے اس institution کو اورجمہوریت کی خاطر اس اسمبلی میں بیٹھے رہے اور انہوں نے کوئی ایسا اقدام جو کہ جمہوریت کیلئے خطرہ تھا اس کی مخالفت کی تھی۔تو جناب سپیکر میر ی اس معزز ایوان سے ایک request یہ بھی ہوگی کہ ان کی ان جمہوری کوششوں کو اورجمہوری اقدار کو بھی یاد رکھا جائے اوراس اسمبلی میں ان کی اس اصول پرستی کوبھی خراج تحسین پیش کیا جائے جو انہوں نے ان سازشوں کا مقابلہ کیا جس کی وجہ سے جمہوریت کو خطرہ ہوگیاتھا۔تو he was a man وہ ایک ڈیموکریٹ تھے،وہ ایک جمہوریت پسند تھے۔اس لئے ان کی اس چیز کوبھی خراج تحسین پیش کیاجائے،میں بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں as a good Muslim, as a patriot, as a parliamentarian اورایک بہت ہی بہترین قسم کے human being تو اللہ تعالیٰ ان کو بخشے اوراللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔آمین،شکریہ۔

(اس موقع پر جناب چیئرمین چوہدری محمود بشیر ورک کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرپرسن : جناب نواب محمد یوسف تالپور صاحب۔

نواب محمد یوسف تالپور : شکریہ جناب چیئرپرسن! سر یہ صحیح ہے اور حقیقت بھی ہے کہ جو اس دنیا میں آتا ہے اس کو جانا ہے۔لیکن لگ یہ رہا ہےکہ ادھر بھی شاید ضرورت اچھے لوگوں کی ہے اور جو اچھے لوگ ہیں وہی جارہے ہیں۔جیسے گلزار خان اس اسمبلی کا ممبر اور تمام دوستوں اور حضرات نے ان کےلئے جس جذبے کا اظہار کیا ہے میرے جذبا ت اور جذبہ بھی ان کےلئے وہی ہے۔میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔خالد کھرل بھی ایک ایسا محب وطن تھا جس کےساتھ مجھے کام کرنے کا کافی وقت ملا۔ 1993ء سے لیکر 1996ء تک میرا Cabinet

colleague تھا۔اس کے پاس انفارمیشن منسٹری تھی۔اس سے پہلے بھی جب بھٹو صاحب تھے تو ان دنوں میں وہ لاڑکانہ کے ڈپٹی کمشنر بھی رہے، کمشنر بھی رہے۔اور اس وقت کے حالات بھی اگر آپ دیکھیں تو وہ ایک غریب دوست آدمی تھا،کوشش کرتا تھا کہ ہر ایک سے ملے اور ہر ایک کا جو جائز مسئلہ ہے وہ حل ہو۔ضیاء الحق کے آنے کے بعد کیا ہوا او رکیا نہیں ہوا،وہ بعد کی بات ہے۔پھرخالد کھرل سیاست میں آئے۔سیاست میں بھی عوام نے ان کو چنا اور ان کو اچھی پوزیشن ملی اور بحیثیت انفارمیشن منسٹراس نے جو کارنامے اس وقت انجام دیے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بہت کم انفارمیشن منسٹر ایسے ہونگے جس طرح سے اس نے وہ منسٹری چلائی۔بالکل fair ہوکر،دیانتداری کے ساتھ،ایمانداری کے ساتھ،پریس کے ساتھ،میڈیا کے ساتھ،اس طرح اشتہارات دینے کے سلسلے میں اور دوسری ساری چیزوں میں۔میں سمجھتا ہوں کہ خالد کھرل جیسا آدمی بھی ہم سے بچھڑ گیا۔یہ بات تو ہے لیکن جو آتا ہے اس کو جانا بھی ہے۔میری دعا ہے کہ ان کے بچوں کو اللہ تعالیٰ صبر دے اور اسکو جنت الفردوس میں جگہ دے۔شکریہ۔

جناب چیئرپرسن : شکریہ۔میں دعوت دیتا ہوں جناب سراج محمد خان صاحب کو۔

جناب سراج محمد خان : شکریہ جناب سپیکر۔گلزار صاحب کے بارے میں اتنی باتیں کہی گئیں کہ ہمارے پاس کہنےکےلئے کوئی بات ہی نہیں رہی ہے۔ایک بات ہے کہ ہمارے خیال میں he was an institution وہ ابھی تک اتنے studious رہے کہ ہر دن،جس دن ہم ان سے ملتے تھے انہوں نے ایک نہ ایک book ختم کی ہوتی تھی اور ہمیں اس کے بارے میں بتاتے۔ہم ان سے سیکھتے تھے۔یہ اس قسم کے پھول تھے جس کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ

یہ پھول اپنے لطافت کی داد پا نہ سکا
کھلا ضرور مگر کھل کر مسکرا نہ سکا

جس کیٹگری کے،جس پائے کے وہ انسان تھے تو اس سے وہ کام نہیں لیا گیا۔لیکن he will be remembered جب تک ہماری زندگی ہے ہمیں تو وہ یاد رہیں گے۔اس کے علاوہ ہم ان کے بچوں کے لئے دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کو جنت الفردوس میں

جگہ دے اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔اللہ کرے کہ اس قسم کے لوگ یہاں پر آئیں اور پارلیمنٹ میں ان سے کام لیا جائے۔وہ نظریہ کے حساب سے اور ایک بھرپور ڈیموکریٹک انسان تھے۔وہ جس طرح ہمارے ساتھ ملتے تھے تو ان کا نظریہ ڈیموکریٹک تھا اور وہ پاکستان کے لئے کسی بھی حد تک جانے کے لئے تیار تھے۔ہم سب چاہتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کے ساتھ اتنا ہی پیار کریں جتنا کہ گلزار خان کررہے تھے۔گلزار خان چاہے بیوروکریسی میں تھے یا اس پارلیمنٹ میں تھے۔اپنی ڈیوٹی صحیح طریقے سے نبھائی۔اس کے بارے میں انسان کوئی ایسی بات نہیں کہہ سکتا بلکہ بھلائی کی بات ہی کرے گا۔ کھرل صاحب بھی ہمیں یاد ہیں، جس زمانے میں وہ وزیر تھے وہ بھی ہمیں یاد ہے۔بالکل straight forward میرے خیال میں جہاں سے وہ belong کرتے تھے،اس area کے لوگ بھی ان کو بڑا یاد کرتے ہیں۔ ان کی political life ا س زمانے میں، اللہ تعالیٰ ان سارے parliamentarians کو اور ان لوگوں کو جو وطن پر قربان ہوگئےہیں،ان سب کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔شکریہ۔

جناب چیئرپرسن : میں دعوت دیتا ہوں جناب شہر یار آفریدی صاحب کو۔

جناب شہر یار آفریدی : Thank you Chairman sahib. انا للہ و انا الیہ راجعون۔ گلزار خان جو تھے he was an institution. A multi dimensional soul, through professional, die hard Pakistani and above all وہ self made تھے۔اور believe you me کہ جو ان کا vision تھا جو ان کی approach تھی جو ان کی mannerism تھی،یعنی ان کی pedigree was altogether different آج اگر ہم سارے کھرل صاحب اور گلزار صاحب کو یاد کررہے ہیں او ران کےلئے دعائیں مانگ رہے ہیں تو آج ایک سوال ہمارے ذہنوں میں بھی آنا چاہیے کہ ہم نے بھی جانا ہے۔ہم نے بھی مرناہے اور چیئرپرسن صاحب،اس ایوان میں بیٹھنے والے ہماری responsibility بھی triple ہے۔I believe کہ Parliamentarians کو utilize کرنا چاہیے ان کی skills کو ان کی abilities کو۔اس طرح نہیں کہ اگر کسی اور پارٹی سے ہے اور اس میں due prerequisites ہیں who can contribute enormously in different capacities ہم ان سے فائدہ نہیں لیتے۔آج

بھی اس ایوان میں بڑے competent لوگ بیٹھے ہیں۔ they can mesmerise not only this parliament but this entire country but unfortunately ہم میں، میں جھگڑے ہوئے ہیں۔ آج اس موقع پر میں کہنا چاہوں گا apart from acknowledging their contribution میں یہ request کروں گا آپ سے اور وہ تمام جو at the helm of the affairs ہیں۔کہ parliamentarians کو value دیں۔ان کی importance کو understand کریں۔ان کی جو relevant expertise ہیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر ایک شخص آتا ہے ایوان میں اور وہ اگر کتابیں بھی پڑھ لے ایک institution بھی ہو۔اورصرف یہاں آکر اس کو موقع ہی نہ ملے deliver کرنے کا what will happen اس کا حل یہ ہوگا کہ آج گلزار خان، جن کے پاس فاٹا کے حوالے سے، bureaucracy کے حوالے سے، پاکستان کے حوالے سے vis-à-vis Pakistan's neighboring countries different institution کو strengthen کرنے کے حوالے سے اور young Parliamentarians کو guide اور assist کرنے کے حوالے سے جو اللہ نے ان کو خصوصیات سے نوازا تھا اس سے آج ہم مستفید نہ ہوسکے۔End میں،میں کہنا چاہوں گا کہ اللہ ہمیں ممبران کی عزت اور احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساتھ میں وہ لوگ جو اس ملک کے لئے different capacities میں contribute کرچکے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی آخرت اچھی کرے اور میری اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ پاک ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ پاک ا س ملک کو تاقیامت ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔شکریہ۔

جناب چیئرپرسن : میں دعوت دیتا ہوں محترمہ عائشہ سید صاحبہ کو۔

محترمہ عائشہ سید : بہت شکریہ جناب چیئرپرسن صاحب۔بِسمِ اللہِ الرّحمٰن الرّحِیمِ۔ (عربی) جناب چیئرپرسن صاحب میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہ جو اللہ کا راستہ ہے او رجو اللہ پاک نے قران پاک میں فرمایا ہے (عربی) تم میں سے ہر ایک کو فنا ہونا ہے۔دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے لیکن

ہمارے بھائی گلزار صاحب جو سوا چار سال اس پارلیمنٹ میں ہم نے بہن بھائیوں کی طرح گزارے۔ان چار سالوں میں ان کی سنجیدگی اور ان کی اپنے کام سے محبت،اپنے علاقے کےلئے کام کے لحاظ سے۔ بیوروکریٹ کی حیثیت سے انہوں نے جو پاکستان کےلئے خدمات انجام دیں۔Parliamentarian کی حیثیت سے پارلیمنٹ میں جو انہوں نے اپنا کردار ادا کیا۔یقیناً جناب چیئرپرسن صاحب،یہ ملک ایک عظیم شخص سے محروم ہوا ہے۔بے شک ان کا خاندان غمزدہ ہوگا اور یہ دکھ ان کا بھی ہے اس پارلیمنٹ کا بھی ہے لیکن پوری قوم کا پورے ملک کاہے جناب چیئرمین صاحب میں ان کے خاندان والوں کے ساتھ ان کے غم میں ان کے درد میں اپنی پارٹی کی طرف سے جماعت اسلامی کی طرف سے اپنے پورے حلقے اور ملک کی طرف سے برابر کی شریک ہوں اور جناب چیئر مین صاحب ہر ایک کا جانا دنیا میں ہمیں ایک سبق دیتا ہے ہمیں ایک پیغام دیتا ہے کہ دیکھو تم نے ہمیشہ اس زندگی میں رہنا نہیں ہے یہ دنیا جس کو تم اپنی قوت سے بالکل اپنا سمجھتے ہو اس عارضی قوت سے جب اللہ کا فیصلہ آجائے گا، جب اللہ کا حکم آجائے گا تو کچھ بھی تمھارا نہیں ہوگا۔ہرچیز اللہ کی ہے اللہ ہی کے پاس رہ جانا ہے اور ہم سب نے اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے۔

تو جناب چیئرمین صاحب ان کا جانا اس پورے ایوان کے لئے خصوصاً اور پوری قوم کے لئے عموماً کہ دیکھیں ہم جہاں پہ بیٹھے ہیں ہم پر جو ذمہ داریاں ہیں ہم سے ہماری ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو میں نے حدیث پڑھی کہ تم میں سے ہر ایک اپنے رعایا کا سربراہ ہے۔اور اس سے اپنے رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا اور حدیث میں فرمایا گیا کہ خواہ بیوی تو وہ اپنی گھر اورخاندان کی ذمہ دار ہے اور شوہر اپنے گھر اور خاندان کا اور اس سے آگے جاکے جو بھی ذمہ داریاں ہم لیتے ہیں چاہ وہ حکومتی ذمہ داریاں ہوں چاہیں وہ ریاستی ذمہ داریاں ہوں ہم سب پر ذمہ داریاں ہیں اور ہم پارلیمنٹرین ایک پورا ہمیں ایک mandate حاصل ہوتا ہے ہم اس کے بار ے میں جوابدہ ہیں۔گلزاراحمد صاحب کا جانا ہمیں پیغام دیتا ہے کہ اپنے ملک کے لئے،اس وطن ارض پاک کے لئے جو اللہ نے ہمیں بہت بڑا تحفہ دیا تھا اس کے لئے محنت کرو،اس کی حفاظت کرو،اس کے لئے کام کرو،اپنے تمام معاملات کو ٹھیک کرو،اپنے اداروں کو ٹھیک کرو۔

جناب چیئرمین صاحب میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے ہمارے پرائم منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں،ہمارے تمام Parliamentarian بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ جس طرح گلزار صاحب اس دنیا سے چلے گئے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے،اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے،اللہ اتعالیٰ ان کا معاملہ آسان فرما دے۔لیکن ہم پر یہاں پہ ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں کوئی اپنے گھر کا حساب دے گا لیکن کوئی پوری قوم کا حساب دے گا اور اس پارلیمنٹ میں جو جتنی بڑی ذمہ داری پر ہے اتنی ہی بڑا اس کا حساب کتاب ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ آسان حساب کتاب فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس زندگی میں اپنا کردار بہتر طریقے سے ادا کرنے کی توفیق فرمائے۔بہت شکریہ۔

جناب چیئر پرسن : امین۔جزاک اللہ۔محترم جناب ملک عامر ڈوگر صاحب۔مائیک کھولیں۔ملک صاحب کا مائیک کھولیں۔

ملک محمد عامر ڈوگر : بِسمِ اللہِ الرّحمٰن الرّحِیمِ۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔آج ہم اپنے ساتھی اپنے بزرگ محترم گلزار احمد خان صاحب کی یاد میں یہاں ان کے لئے جو الفاظ بیان کررہے ہیں اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کررہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ کم ہے۔میں 2014 کے ضمنی الیکشن میں جب منتخب ہو کر آیا تو میری اس سائیڈ پہ سیٹ تھی تو اس وقت سے میرا ان سے ایک خصوصی تعلق اور ایک محبت کار شتہ قائم ہوا اور وہ میرے بزرگ تھے یقیناً وہ ایک institution تھے علم کا خزانہ تھے اورdaily انہوں نے جو کتاب پڑھ کے آنی مجھے اس کی کوئی نہ کوئی بات،کوئی نہ کوئی صفحہ بتانا دنیا کے کسی topic پہ ان سے بات کرلینی تو وہ یوں لگتا تھا کہ جس طرح یقیناً وہ knowledgeful انسان تھے افغان war کی بات ہو world war کی بات ہو، Indo-Pak history کی بات ہو،افغان پالیسی کی بات ہو اور اسی طرح جو زمانہ ہے ان کا سروس کا تھا اور جہاں مختلف عہدوں پہ وہ فائز رہے بطور سرکاری آفیسر تو انہوں نے وہاں کے بھی ہمیں بہت ساری باتیں اور مثالیں بتانی اور مجھے سمجھنا اور میں ہمیشہ ان سے guideline لیتا تھا اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطافرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کے جو لواحقین ہیں ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اسی طرح خالد احمد کھرل صاحب جن کا میرے والد صاحب سے بڑا تعلق تھا اور ہم نے ان کو پیپلز پارٹی میں دیکھا کہ ایک بڑا انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا بالخصوص مارشل لاء کے خلاف انہوں نے عظیم جدوجہد کی اور بطور منسٹر بھی Parliamentarian بھی انہوں نے اس اسمبلی میں serve کیا۔تو میں ان کے خاندان کے ساتھ بھی اظہار تعزیت کرتاہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بھی بلند فرمائے اور جو ہماری ساتھی معزز رکن شازیہ مری صاحبہ نے جو تجویز دی میں اس کو endorse کرتا ہوں کہ ہمیں کل اس پہ کوئی resolution ضرور condolence کا لانا چاہیے تاکہ یہ ایک روایت ہماری جو پہلی تھی اس کو ہم دوبارہ سے شروع کر سکیں۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرپرسن : شیخ آفتاب صاحب resolution move کریں۔

RESOLUTION TO EXPRESS GRIEF ON THE SAD DEMISE OF MR. GULZAR KHAN, MNA (LATE)

Minister for Parliamentary Affairs (Shaikh Aftab Ahmed): Mr. Chairman! This House expresses deep grief on the sad demise of late Mr. Gulzar Khan, MNA, from Peshawar, KPK; and prays to Allah, the Almighty that his soul may rest in peace and the bereaved family may be blessed with the fortitude to bear this irreparable loss.

This House also acknowledges his invaluable services for upholding of democratic and parliamentary traditions and practices. Thank you, Sir.

Mr. Chairperson: Thank you. Now, I put the Resolution to the House. The question is that the resolution as moved be adopted. (Consequently the Resolution was adopted unanimously.)

TRIBUTARY SPEECHES IN HONOUR OF MNA MR. GULZAR KHAN (LATE) AND MR. KHALID KHARAL, EX-FEDERAL MINISTER (LATE)

جناب چیئر پرسن : محترمہ زہرہ ودود فاطمی صاحبہ موجود نہیں ہیں۔محترمہ عامرہ خان صاحبہ۔

محترمہ عامرہ خان : شکریہ سر۔سر آج اس موقع پہ جب ہمارے محترم گلزار احمد خان صاحب ہمیں موجود نہیں ہیں اور میرا ان سے سب سے پہلے جب interaction ہوا، وہ ہمارے Standing Committee for Federal Education and Professional Training کے چیئرمین رہے ہوئے ہیں وہاں پہ میں نے ان کو،ان کی شخصیت ماشاء اللہ ایک بہت ہی graceful شخصیت کے مالک تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک سچے، بااصول اور بہت ہی پراثر شخصیت رکھنے والے شخص تھے۔سر معاملات کو جس خوش اسلوبی سے وہ سلجھاتے تھے اختلاف رائے جب کمیٹی میں ہوتا تھا اس کو جس احسن طریقے سے وہ حل کرتے تھے اس کی مثال میرے خیال ہے الفاظ میں دینا جو ہے وہ ممکن نہیں ہے۔میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی فیملی کو جو ہے وہ صبر عطا فرمائے اور اس loss کو جس کا مطلب کوئی بھی اس irreparable loss کو bear کرنے کی ان کی فیملی کو توفیق عطا فرمائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان جسے سچے،بااصول اور نیک شخص کو اس ایوان میں،ان جیسے بہت سے لوگ اور آئیں جو کہ اس ملک کی خدمت کرسکیں۔شکریہ سر۔

جناب چیئر پرسن : آمین۔شکریہ۔میں دعوت ہوں محترمہ عائشہ گلالئی صاحبہ کو۔

محترمہ عائشہ گلالئی : بِسمِ اللہِ الرّحمٰن الرّحِیمِ۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (عربی) وہی ہے جس نے موت اور زندگی کو بنایا تاکہ تم میں سے لوگوں کو آزمائے کہ کون احسن اعمال اچھے اعمال کرتا ہے۔چیئرمین صاحب اس دنیا میں ہم سب اللہ تعالیٰ کے نائب اور خلیفہ کے طور پر موجود ہیں۔یہ پارلیمنٹ صرف اس ملک کی ذمہ دار نہیں۔اس پارلیمنٹ کے معزز ممبران کی صرف ذمہ داریاں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان مطابق اس ملک میں ایک موچی ایک درزی ایک ریڑھی والا ایک رکشے والا،وہ بھی اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے۔لیکن شاید ہم اپنے آپ کو خود وہ اہمیت نہیں دیتے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں

دی ہے۔ہم سب کی اپنی اپنی جو ذمہ داریاں ہیں کیا ہم ان ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں،دفتروں میں کیا ہم ادا کر رہے ہیں، کیا ہمارے ادارے کرپشن سے پاک ہیں،کیا ایک سرکاری ملازم،کیا ایک سکول ٹیچر،کیا ایک سیاستدان،کیا ایک پارلیمنٹیرین،کیا حکومت یا سیاسی پارٹیاں،کیا وہ ذمہ داریاں ادا کر رہی ہیں جو بطور خلیفہ ان کے اپنے اپنے جگہ پہ ان کی ذمہ داری ہے۔

میں یہاں پر گلزار صاحب اور خالد کھرل صاحب کے لئے میں اللہ تعالیٰ سے دعا گوہوں اور ہم سب ان کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔اللہ تعالیٰ ان کے جو گناہ ہوئے ہیں ان سے ان کو معاف فرمائے،ان کی بخشش فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین۔ اور گلزار خان صاحب کے بارے میں تو میں خود جانتی ہوں کہ He was a veteran. He was a highly qualified person. He served in Public Service Commission, KP as its Chairman. اور ان کا ایک بڑا تجربہ تھا پاکستان کی سول سروس کے حوالے سے اور پاکستان کے معاملات کے حوالے سے ان کی بڑیknowledge تھی،چاہے وہ فارن افئرز ہوں،چاہے وہ پاکستان کے اندرونی معاملات ہوں ان کی بڑی ایک اس میں insight تھی جس کے حوالے سے ہمارے اکثر ممبرز کہتے ہیں کہ وہ ہمیں بتاتے بھی رہتے تھے۔تو ہمیں انتہائی غم ہے ان کے جانے سےاور اللہ تعالیٰ ان کی فیملی کو،ان کے خاندان کو اس نقصان کو صبر سے برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔

یہاں پر خالد کھرل صاحب کی فیملی کے بارے میں بھی میں کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر عطا فرمائے۔اور ہم سب ایم این ایز،اللہ تعالیٰ ہم سب کے اپنی ذمہ داریاں بہتر طریقے سے ادا کرنے کی ہمت دے کیونکہ ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ایک دن ہونا ہے اور ہمارے ذمے ایک صرف اپنی individual personality نہیں کہ ہم اس کا جواب دیں۔ہمارے ذمے ہمارے پورے حلقے کے جتنے بھی لاکھوں عوام ہیں ان سب کی کہ جو حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ایک کتا بھی دریائے فرات کے کنارے بھوکا ہوتا ہے یا پیاسا ہوتا ہے تو اس کی ذمہ داری عمر اور خلیفہ وقت پہ ہو گی۔تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں جو آئینی ہیں جو ہماری مذہبی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہمیں جواب دہ ہونا ہے وہ ہمیں عطا کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور حوصلہ عطا فرمائے،آمین۔

اور اس کے ساتھ ساتھ میں بیگم کلثوم نواز صاحبہ،وہ اس وقت علیل ہیں۔میں سمجھتی ہوں کہ ہم سب کو ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ ان کو جو کینسر کا ایک انتہائی مہلک مرض ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس سے شفایاب فرمائے۔ساتھ ساتھ میں ایک بات اور کہنا چاہوں گی کہ امریکہ میں اس وقت ٹیکساس میں بہت بڑا سیلاب آیا ہوا ہے اور امریکہ ایسا ملک ہے جس میں پوری دنیا کی اقوام آباد ہیں اور اس میں لوگ ڈوبے ہوئے ہیں،کافی نقصانات ہوئے ہیں۔اس پارلیمنٹ کو ان کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس مشکل سے نجات عطا فرمائے۔بہت شکریہ۔

Mr. Chairperson: Actually after the adoption of the resolution, it does not proper to continue the proceedings, any way I request Mr. Ali Muhammad to take the Floor.

انجینئر علی محمد خان ایڈووکیٹ: شکریہ سر۔بِسمِ اللہِ الرّحمٰن الرّحِیمِ۔ اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔گلزار لالہ سے بہت قریبی رشتہ تھا۔ہم خیبر پختونخواہ سے جتنے بھی young MNAs آئے تھے،میں شہریار بھائی یا مراد سعید، ساجد بھائی، مجاہد خان،جتنے بھی ہمارے ینگ ہیں،ہمیں وہ بالکل بچوں کی طرح treat کرتے تھے اور میرا ان سے بہت ہی ایک نزدیکی رشتہ تھا اور جس طرح باپ بیٹے کو ڈانٹتا ہے،مجھے اکثر ڈانٹ بھی دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یار تمہیں میں کب سے کہہ رہا ہوں تم ساتھ ساتھ اپنی law practice کیوں نہیں کرتے۔تو میں کہتا تھا کہ بس جی میں شروع کرنے لگا ہوں۔

دعا تو میں کروں گا ان کے لئے،لیکن ان کے کچھ الفاظ جو آج سے تقریباً ساڑھے تین سال پہلے مجھے انہوں نے ایک quote سنائی اور پھر وہ مجھے یاد رہ گئی۔آج مجھے عجیب لگتا ہے کہ گلزار لالہ کی وفات پہ میں انہیں کا بتایا ہوا quote میں یہاں پڑھ رہا ہوں۔میری دعا ہے کیونکہ وہ ایک اچھے انسان تھے،دل کے بڑے صاف آدمی تھے اور علم بہت ان کے پاس تھا۔کی ایک sayings انہوں نے مجھے سنائی تھی اور میں وہی آج پڑھنا چاہتا ہوں۔

No man is an island

Entirely of itself
The death of every man diminishes me
Because I am involved in humanity
And therefore, never send to know for whom the bell tolls;
It tolls for thee…..

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی آدمی اپنی ذات میں ایک مکمل جزیزہ نہیں ہے،ہم سب ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ہر آدمی کی موت مجھے اندر مار دیتی ہے کیونکہ میں خود انسانیت سے جڑا ہوا ہوں اور پھر آخر میں کہنے والا کہتا ہے کہ جا کے یہ معلوم کرنے کی کوشش مت کرو کہ یہ گھنٹیاں کس کے لئے بج رہی ہیں،موت کی آواز کے بارے میں اشارہ ہے۔یہ کسی اور کے لئے نہیں،یہ تمہارے لئے بج رہی ہیں۔تو گلزار لالہ چلے گئے اور ہم نے جانا ہے،اصل زندگی وہی ہے۔جہاں بھی وہ ہوں گے مجھے یہ پتہ ہے،جدھر ہی ہوں گے بہتر جگہ پر ہی ہوں گے۔کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ وہ دل کے صاف آدمی تھے اور محبت کا سمندر تھے اورHe was a man of few words

ان کے لئے بس آخر میں یہی دعا میں گا کہ (عربی)۔۔۔(پشتو)۔۔۔

جناب چیئرپرسن : بہت شکریہ جی۔مجھے امید ہے کہ آپ ان کے مشوروں پر انشاء اللہ عمل کریں گے۔ The House is adjourned to meet again on Wednesday, the 30th August, 2017, at 10.30 a.m.

_____

(The House was adjourned to meet again on Wednesday, the 30th August, 2017, at 10.30 a.m.)

_____